76

أربعون حديثا فی اللباس والحجاب

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سمع منا شيئا فبلغه كما سمعه

اربعین احکام لباس



تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

76

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

في اللباس والحجاب

اربعین
لباس وحجاب

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: **اربعین لباس وحجاب**

تألیف: **ابوحمزہ عبدالخالق صدّیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا
إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا
لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ
الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ
یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴿۲﴾﴾
[الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ،
وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ... ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1 فتح القدير : 488/1۔

2 صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“[1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔))[2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

1. معرفة علوم الحديث، ص : 63۔
2. سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔"[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .))[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہو دِمخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْن فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةُ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔"أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی اللِّبَاسِ وَالْحِجَابِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

نبی کریم ﷺ کو سفید رنگ کا لباس پسند تھا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝۲۶ ﴾

(الاعراف : 26)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے بنی آدم! بے شک ہم نے تم پر ایسا لباس نازل کیا جو تمھاری شرمگاہیں چھپاتا ہے اور زینت کا باعث ہے، اور پرہیز گاری کا لباس بہت بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے، تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔''

حدیث 1

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمْ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.)) [1]

---

[1] سنن أبو داؤد، كتاب الطب، رقم: 3878، سنن ترمذی، رقم: 994، سنن ابن ماجه، رقم: 1472، مسند احمد: 1/247، مصنف عبد الرزاق: 6200، مستدرك حاكم: 1/354۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید لباس زیب تن کیا کرو، یہ تمہارے ملبوسات میں بہترین اور عمدہ لباس ہے اور اپنے مرنے والوں کو بھی اسی میں کفن دیا کرو۔''

قمیض پسندیدہ لباس

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَ اْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴾ (یوسف: 93)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم میری یہ قمیض لے جاؤ، اور اسے میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو، وہ بینا ہو جائیں گے، اور تم اپنے تمام اہل وعیال کو میرے پاس لے آؤ۔''

حدیث 2

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْقَمِيْصُ.)) [1]

''اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کپڑوں میں سے قمیص زیادہ پسند تھی۔''

پہنتے وقت دائیں جانب سے شروع کریں

حدیث 3

((وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ،

[1] سنن ابوداؤد، کتاب اللباس، رقم: 4025، سنن ترمذی، کتاب اللباس، رقم: 1764، صحیح الترغیب والترهیب، رقم: 2028.

وَتَرَجُّلِهِ، وَطُهُورِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ .))❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتا پہننے میں، کنگھی کرنے میں، وضو کرنے میں اور دیگر تمام کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند تھا۔''

جمعہ کے دن عمدہ لباس پہننا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ (الاعراف : 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے بنی آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو، اور کھاؤ اور پیو، اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

حدیث 4

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا عَلَى اَحَدِكُمْ اِنْ وَّجَدَ سَعَةً اَنْ يَّتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهِ سِوَى ثَوْبَي مِهْنَتِهِ .))❷

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کشادگی ہو تو پھر یہ بات کتنی عمدہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنے کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے جمعہ کے لیے خاص کر لے۔''

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الوضوء، رقم: 167، 426، صحيح مسلم، رقم: 628، سنن أبوداؤد، رقم: 4140، سنن ترمذی، رقم: 608، سنن نسائی، رقم: 1/ 78، سنن ابن ماجه، رقم: 401، مسند أبو عوانه: 1/ 222، شرح السنة: 1/ 310.

❷ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، رقم: 1096۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حجاب کی فرضیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ؗ وَ اللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؕ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ۝۵۳ ﴾ (الاحزاب : 53)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں مت داخل ہو مگر یہ کہ تمھیں کھانے کی طرف اجازت دی جائے، اس حال میں کہ اس کے پکنے کا انتظار کرنے والے نہ ہو اور لیکن جب تمھیں بلایا جائے تو داخل ہو جاؤ، پھر جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور نہ (بیٹھے رہو) اس حال میں کہ بات میں دل لگانے والے ہو۔ بے شک یہ بات ہمیشہ سے نبی کو تکلیف دیتی ہے، تو وہ تم سے شرم کرتا ہے اور اللہ حق سے شرم نہیں کرتا اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگو، یہ تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمھارا کبھی بھی حق نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ اس کے بعد کبھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ بےشک یہ بات ہمیشہ سے اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے۔''

حدیث 5

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! يَدْخُلُ

عَـلَيْكَ الْبَـرُّ وَالْفَاجِرُ ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِالْحِجَابِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ .))[1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کے گھر نیک اور فاسق ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں، کاش کہ آپ امہات المؤمنین کو پردے کا حکم دیں، تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب (پردے کا حکم) نازل فرما دی۔''

حدیث 6

((وَعَـنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَـتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَـعَـهُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَـخَـرَجَ سَـهْـمِـي فَـخَـرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَـعْـدَمَا نَزَلَ الْـحِـجَـابُ فَـأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيْهِ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِـنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَـافِـلِيْنَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيْلِ فَقُمْتُ حِيْنَ آذَنُوْا بِالرَّحِيْلِ فَمَشَيْتُ حَتَّـى جَـاوَزْتُ الْـجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى رَحْلِيْ فَـإِذَا عِـقْـدٌ لِـيْ مِـنْ جَـزْعِ ظَـفَـارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِيْ وَحَبَسَـنِـي ابْتِـغَـاؤُهُ وَأَقْبَـلَ الـرَّهْـطُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرْحَلُوْنَ لِيْ فَـاحْـتَـمَـلُـوْا هَوْدَجِيْ فَرَحَلُوْهُ عَلَى بَعِيْرِي الَّذِي كُنْتُ رَكِبْتُ وَهُـمْ يَـحْسِبُـوْنَ أَنِّيْ فِيْهِ وَكَانَ النِّسَآءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُثْقِلْهُنَّ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: 4790.

اللَّحْمُ إِنَّمَا تَأْكُلُ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِيْنَ رَفَعُوْهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوْا فَوَجَدْتُ عِقْدِيْ بَعْدَمَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيْبٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُوْنِّيْ فَيَرْجِعُوْنَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِيْ مَنْزِلِيْ غَلَبَتْنِيْ عَيْنِيْ فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَدْلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِيْ فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِيْ فَعَرَفَنِيْ حِيْنَ رَآنِيْ وَكَانَ يَرَانِيْ قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِيْنَ عَرَفَنِيْ فَخَمَّرْتُ وَجْهِيْ بِجِلْبَابِيْ وَاللّٰهِ! مَا يُكَلِّمُنِيْ كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِيءَ عَلَى يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُوْدُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَمَا نَزَلُوْا مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِيْنَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيْضُوْنَ فِيْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ أَنِّيْ لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِيْنَ أَشْتَكِيْ إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ)) ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَلِكَ الَّذِيْ يَرِيْبُنِيْ وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ بَعْدَمَا نَقَهْتُ فَخَرَجَتْ مَعِيْ أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ

نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِنْ بُيُوْتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي التَّبَرُّزِ قِبَلَ الْغَائِطِ فَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوْتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِيْ رُهْمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ ابْنُ أُثَاثَةَ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي وَقَدْ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِيْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهْ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ؟ قُلْتُ: وَمَا قَالَ؟ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا فَأَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((كَيْفَ تِيْكُمْ)) فَقُلْتُ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ: وَأَنَا حِيْنَئِذٍ أُرِيْدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ: فَأَذِنَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ! مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ: يَا بُنَيَّةُ! هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ! لَقَلَّ مَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيْئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ: فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى أَصْبَحْتُ أَبْكِيْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ: فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِيْ يَعْلَمُ لَهُمْ فِيْ نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ وَإِنْ تَسْأَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ: فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَرِيْرَةَ فَقَالَ: ((أَيْ بَرِيْرَةُ! هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيْبُكِ؟)) قَالَتْ بَرِيْرَةُ: لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِيْنِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَعْذَرَ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلَ قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ! مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ أَذَاهُ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِيْ إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِيْ إِلَّا مَعِيْ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ: فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ـ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ ـ فَقَالَ لِسَعْدٍ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ! لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ فَتَثَاوَرَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوْا أَنْ يَقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوْا وَسَكَتَ قَالَتْ: فَمَكَثْتُ

يَـوْمِـيْ ذَلِكَ لَا يَـرْقَـأُ لِيْ دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ: فَأَصْبَحَ أَبَـوَايَ عِنْدِيْ وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَلَا يَرْقَأُ لِيْ دَمْعٌ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ قَالَتْ: فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِـنْدِيْ وَأَنَا أَبْكِيْ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَـجَـلَسَـتْ تَبْكِيْ مَعِيْ قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَـلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ: وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِيْ مُنْذُ قِيْلَ مَا قِيْلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوْحَى إِلَيْهِ فِيْ شَأْنِيْ قَالَتْ: فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ! يَا عَائِشَةُ فَـإِنَّـهُ قَـدْ بَـلَغَنِيْ عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُـنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَـرَفَ بِـذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ إِلَى اللّٰهِ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) قَالَتْ فَلَمَّا قَـضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَـقَـالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِيْ حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَـطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِيْ: أَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا قَالَ. قَالَ: وَاللّٰهِ! مَـا أَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَـقُلْتُ لِأُمِّيْ أَجِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: مَا أَدْرِيْ مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَأَنَـا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِيْرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّيْ وَاللّٰهِ! لَقَدْ عَـلِـمْـتُ لَـقَـدْ سَمِعْتُمْ هَذَا الْحَدِيْثَ حَتَّى اسْتَقَرَّ فِيْ أَنْفُسِكُمْ وَصَـدَّقْتُـمْ بِهِ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّيْ بَرِيْئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّيْ بَرِيْئَةٌ لَا تُـصَـدِّقُوْنِيْ بِذَلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّيْ مِنْهُ بَـرِيْـئَةٌ لَتُـصَدِّقُنِّيْ وَاللّٰهِ! مَا أَجِدُ لَكُمْ مَثَلًا إِلَّا قَوْلَ أَبِيْ يُوْسُفَ قَـالَ: ﴿فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُوْنَ﴾ قَالَتْ:

ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَائَتِي وَلَكِنْ وَاللّٰهِ! مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَلَكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ! مَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَتْ: فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا: ((يَا عَائِشَةُ! أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ)) فَقَالَتْ أُمِّيْ: قُومِي إِلَيْهِ قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ! لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ﴾ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ هَذَا فِي بَرَاءَتِيْ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ: وَاللّٰهِ! لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِيْ قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوْا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ﴾ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: بَلَى وَاللّٰهِ! إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِيْ فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِيْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

يَسْأَلُ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِيْ فَقَالَ: ((يَا زَيْنَبُ! مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ؟)) فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيْمَنْ هَلَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْإِفْكِ .))[1]

''اور نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ لیجانے کے لیے قرعہ ڈالتے جن کا نام نکل آتا انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک غزوہ کے موقع پر اسی طرح آپ نے قرعہ ڈالا اور میرا نام نکلا۔ میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ مجھے ہودج سمیت اونٹ پر چڑھا دیا جاتا اور اسی طرح اتار لیا جاتا تھا۔ یوں ہمارا سفر جاری رہا۔ پھر جب آپ اس غزوہ سے فارغ ہوکر واپس لوٹے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو ایک رات جب کوچ کا حکم ہوا۔ میں (قضائے حاجت کے لیے) پڑاؤ سے کچھ دور گئی اور قضائے حاجت کے بعد اپنے کجاوے کے پاس واپس آ گئی۔ اس وقت مجھے خیال ہوا کہ میرا ظفار کے نگینوں کا بنا ہوا ہار کہیں راستہ میں گر گیا ہے۔ میں اسے ڈھونڈنے لگی اور اس میں اتنا محو ہوگئی کہ کوچ کا خیال ہی نہ رہا۔ اتنے میں جو لوگ میرے ہودج کو سوار کیا کرتے تھے آئے اور میرے ہودج کو اٹھا کر اس اونٹ پر رکھ دیا جو میری سواری کے لیے تھا۔ انہوں نے یہی سمجھا کہ میں اس میں بیٹھی ہوئی ہوں۔ ان دنوں عورتیں بہت ہلکی پھلکی

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم: 4750.

ہوتی تھیں گوشت سے ان کا جسم بھاری نہیں ہوتا تھا کیونکہ کھانے پینے کو بہت کم ملتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب لوگوں نے ہودج کو اٹھایا تو اس کے ہلکے پن میں انہیں کوئی اجنبیت نہیں محسوس ہوئی۔ میں یوں بھی اس وقت کم عمر لڑکی تھی۔ چنانچہ ان لوگوں نے اس اونٹ کو اٹھایا اور چل پڑے۔ مجھے ہار اس وقت ملا جب لشکر گزر چکا تھا۔ میں جب پڑاؤ پر پہنچی تو وہاں نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا۔ میں وہاں جا کر بیٹھ گئی جہاں پہلے بیٹھی ہوئی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جلد ہی انہیں میرے نہ ہونے کا علم ہوجائے گا اور پھر وہ مجھے تلاش کرنے کے لیے یہاں آئیں گے۔ میں اپنی اسی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں سوگئی۔ صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے پیچھے آرہے تھے (تاکہ اگر لشکر والوں سے کوئی چیز چھوٹ جائے تو اسے اٹھالیں سفر میں دستور تھا) رات کا آخری حصہ تھا، جب میرے مقام پر پہنچے تو صبح ہو چکی تھی۔ انہوں نے (دور سے) ایک انسانی سایہ دیکھا کہ پڑا ہوا ہے وہ میرے قریب آئے اور مجھے دیکھتے ہی پہچان گئے۔ پردہ کے حکم سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا تھا۔ جب وہ مجھے پہچان گئے تو انا اللہ پڑھنے لگے۔ میں ان کی آواز پر جاگ گئی اور چہرہ چادر سے چھپالیا۔ اللہ کی قسم! اس کے بعد انہوں نے مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور نہ میں نے انا اللہ وانا الیہ راجعون کے سوا ان کی زبان سے کوئی کلمہ سنا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا اونٹ بٹھا دیا اور میں اس پر سوار ہوگئی وہ (خود پیدل) اونٹ کو آگے سے کھینچتے ہوئے لے چلے۔ ہم لشکر سے اس وقت ملے جب وہ بھری دوپہر میں (دھوپ سے بچنے کے لیے) پڑاؤ کئے ہوئے تھے، اس کے بعد جسے ہلاک ہونا تھا وہ ہلاک ہوا۔ اس تہمت میں پیش پیش عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق تھا۔ مدینہ پہنچ کر میں بیمار پڑگئی اور ایک مہینہ تک بیمار رہی۔ اس عرصہ میں

لوگوں میں تہمت لگانے والوں کی باتوں کا برابر چرچا رہا لیکن مجھے ان باتوں کا کوئی احساس بھی نہیں تھا۔صرف ایک معاملہ سے مجھے شبہ سا ہوتا تھا کہ میں اپنی بیماری میں رسول کریم ﷺ کی طرف سے لطف ومحبت کا اظہار نہیں دیکھتی تھی جو پہلی بیماریوں کے دنوں میں دیکھ چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لاتے اور سلام کرکے صرف اتنا پوچھ لیتے کہ ''کیا حال ہے؟'' اور پھر واپس چلے جاتے۔ آپ کے اس طرز عمل سے مجھے شبہ ہوتا تھا لیکن صورت حال کا مجھے کوئی احساس نہیں تھا۔ایک دن جب (بیماری سے کچھ افاقہ تھا) کمزوری باقی تھی تو میں باہر نکلی میرے ساتھ ام مسطح رضی اللہ عنہا بھی تھیں ہم ''مناصع'' کی طرف نکلیں۔ قضائے حاجت کے لیے ہم وہیں جایا کرتی تھیں اور قضائے حاجت کے لیے ہم صرف رات ہی کو جایا کرتی تھیں۔ یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب ہمارے گھروں کے قریب پاخانے نہیں بنے تھے۔اس وقت تک ہم قدیم عرب کے دستور کے مطابق قضائے حاجت آبادی سے دور جا کر کیا کرتے تھے۔اس سے ہمیں بدبو سے تکلیف ہوتی تھی کہ بیت الخلاء ہمارے گھر کے قریب بنادیئے جائیں۔خیر میں اور ام مسطح قضائے حاجت کے لیے روانہ ہوئیں۔ وہ ابورہم بن عبدمناف کی بیٹی تھیں اور ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی تھیں۔ اس طرح وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ ہوتی ہیں۔ان کے لڑکے مسطح بن اثاثہ ہیں۔قضائے حاجت کے بعد جب ہم گھر واپس آنے لگیں تو مسطح کی ماں کا پاؤں انہی کی چادر میں الجھ کر پھسل گیا۔ اس پر ان کی زبان سے نکلا مسطح برباد ہو، میں نے کہا تم نے بری بات کہی، تم ایک ایسے شخص کو برا کہتی ہو جو غزوۂ بدر میں شریک رہا ہے۔انہوں نے کہا: واہ! اس کی باتیں تو نے نہیں سنی؟ میں نے پوچھا کیا کہا ہے؟ پھر انہوں نے مجھے تہمت لگانے والوں کی باتیں بتائیں پہلے سے بیمار تھی ہی، ان باتوں کو سن کر میرا

مرض اور بڑھ گیا اور پھر جب میں گھر پہنچی اور رسول اللہ ﷺ اندر تشریف لائے تو آپ نے سلام کیا اور دریافت فرمایا: ''کیسی طبیعت ہے؟'' میں نے عرض کیا کہ کیا آپ مجھے اپنے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیں گے؟ میرا مقصد ماں باپ کے یہاں جانے سے صرف یہ تھا کہ اس خبر کی حقیقت ان سے پوری طرح معلوم ہوجائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جانے کی اجازت دے دی اور میں اپنے والدین کے گھر آ گئی۔ میں نے والدہ سے پوچھا کہ یہ لوگ کس طرح کی باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: بیٹی! صبر کرو، کم ہی کوئی ایسی حسین وجمیل عورت کسی ایسے مرد کے نکاح میں ہوگی جو اس سے محبت رکھتا ہو اس کی سوکنیں بھی ہوں اور پھر بھی وہ اس طرح اسے نیچا دکھانے کی کوشش نہ کریں۔ بیان کیا کہ اس پر میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا اس طرح کا چرچا لوگوں نے بھی کر دیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس کے بعد میں رونے لگی اور رات بھر روتی رہی۔ صبح ہوگئی لیکن میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند کا نام ونشان تھا۔ صبح ہوگئی اور میں روئے جارہی تھی اسی عرصہ میں رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کو بلایا کیونکہ اس معاملہ میں آپ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ آپ ان سے میرے چھوڑ دینے کے لیے مشورہ لینا چاہتے تھے۔ کیونکہ وحی اترنے میں دیر ہوگئی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو اسی کے مطابق مشورہ دیا جس کا انہیں علم تھا کہ آپ کی اہلیہ (یعنی خود عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) اس تہمت سے بری ہیں۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ آپ ﷺ کو ان سے کتنا تعلق خاطر ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کی بیوی کے بارے میں خیر وبھلائی کے سوا اور ہمیں کسی چیز کا علم نہیں اور علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کوئی تنگی

نہیں کی ہے، عورتیں ان کے سوا اور بھی بہت ہیں۔ ان کی باندی (بریرہ رضی اللہ عنہا) سے بھی آپ اس معاملہ میں دریافت فرمالیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور دریافت فرمایا: ''بریرہ! کیا تم نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس سے تجھ کو شبہ گزرا ہو؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں حضور! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں نے ان میں کوئی ایسی بات نہیں پائی جس پر عیب لگا سکوں، ایک بات ضرور ہے کہ وہ کم عمر لڑکی ہیں، آٹا گوندھنے میں بھی سو جاتی ہیں اور اتنے میں کوئی بکری یا پرندہ وغیرہ وہاں پہنچ جاتا ہے اور ان کا گندھا ہوا آٹا کھا جاتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس دن آپ نے عبداللہ بن ابی کی شکایت کی۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''اے مسلمانو! ایک ایسے شخص کے بارے میں کون میری مدد کرتا ہے جس کی اذیت رسانی اب میرے گھر تک پہنچ گئی ہے۔ اللہ کی قسم کہ میں اپنی بیوی کو نیک پاک دامن ہونے کے سوا کچھ نہیں جانتا اور یہ لوگ جس مرد کا نام لے رہے ہیں ان کے بارے میں بھی خیر کے سوا میں اور کچھ نہیں جانتا۔ وہ جب بھی میرے گھر میں گئے تو میرے ساتھ ہی گئے ہیں۔'' اس پر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ اٹھے اور کہا: یارسول اللہ! میں آپ کی مدد کروں گا اور اگر وہ شخص قبیلہ اوس سے تعلق رکھتا ہے تو میں اس کی گردن اڑادوں گا اور اگر وہ ہمارے بھائیوں یعنی خزرج میں کا کوئی آدمی ہے تو آپ ہمیں حکم دیں، تعمیل میں کوتاہی نہیں ہوگی۔ راوی نے بیان کیا کہ اس کے بعد سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے، اس سے پہلے وہ مرد صالح تھے لیکن آج ان پر قومی حمیت غالب آ گئی تھی (عبداللہ بن ابی منافق) ان ہی کے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا انہوں نے اٹھ کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ

کی قسم! تم نے جھوٹ کہا ہے تم اسے قتل نہیں کر سکتے، تم میں اس کے قتل کی طاقت نہیں ہے۔ پھر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی تھے انہوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو، ہم اسے ضرور قتل کریں گے، کیا تم منافق ہوگئے ہو کہ منافقوں کی طرفداری میں لڑتے ہو؟ اتنے میں دونوں قبیلے اوس وخزرج اٹھ کھڑے ہوئے اورنوبت آپس ہی میں لڑنے تک پہنچ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر کھڑے تھے۔ آپ لوگوں کو خاموش کرنے لگے۔ آخر سب لوگ چپ ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہوگئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اس دن بھی میں برابر روتی رہی نہ آنسو تھمتا تھا اور نہ نیند آتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب (دوسری) صبح ہوئی تو میرے والدین میرے پاس ہی موجود تھے، دوراتیں اور ایک دن مجھے مسلسل روتے ہوئے گزر گیا تھا۔ اس عرصہ میں نہ مجھے نیند آئی تھی اور نہ آنسو تھمتے تھے۔ والدین سوچنے لگے کہ کہیں روتے روتے میرا دل نہ پھٹ جائے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ابھی وہ اسی طرح میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں روئے جارہی تھی کہ قبیلہ انصار کی ایک خاتون نے اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت دے دی، وہ بھی میرے ساتھ بیٹھ کر رونے لگیں۔ ہم اسی حال میں تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ انہوں نے کہا کہ جب سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی اس وقت سے اب تک آپ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے، آپ نے ایک مہینہ تک اس معاملہ میں انتظار کیا اور آپ پر اس سلسلہ میں کوئی وحی نازل نہیں ہوئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ بیٹھنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر فرمایا:''اما بعد! اے عائشہ! تمہارے بارے میں مجھے اس اس طرح کی خبریں پہنچی ہیں اگر تم بری ہو تو

اللہ تعالیٰ تمہاری برأت خود کردے گا۔ لیکن اگر تم سے غلطی سے کوئی گناہ ہوگیا ہے تو اللہ سے دعائے مغفرت کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو، کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرلیتا ہے اور پھر اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی گفتگو ختم کرچکے تو یکبارگی میرے آنسو اس طرح خشک ہوگئے جیسے ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا ہو۔ میں نے اپنے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیجیے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نہیں سمجھتا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں کیا کہنا ہے۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی باتوں کا میری طرف سے آپ جواب دیں۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ میں آپ سے کیا عرض کروں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں خود ہی بولی میں اس وقت نوعمر لڑکی تھی، میں نے بہت زیادہ قرآن بھی نہیں پڑھا تھا (میں نے کہا کہ) اللہ کی قسم! میں تو یہ جانتی ہوں کہ ان افواہوں کے متعلق جو کچھ آپ لوگوں نے سنا ہے وہ آپ لوگوں کے دل میں جم گیا ہے اور آپ لوگ اسے صحیح سمجھنے لگے ہیں، اب اگر میں یہ کہتی ہوں کہ میں ان تہمتوں سے بری ہوں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں واقعی بری ہوں، تو آپ لوگ میری بات کا یقین نہیں کریں گے، لیکن اگر میں تہمت کا اقرار کرلوں، حالانکہ اللہ کے علم میں ہے کہ میں اس سے قطعاً بری ہوں، تو آپ لوگ میری تصدیق کرنے لگیں گے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس آپ لوگوں کے لیے مثال نہیں ہے سوا یوسف علیہ السلام کے والد کے اس ارشاد کے کہ انہوں نے فرمایا تھا ''پس صبر ہی اچھا ہے اور تم جو کچھ بیان کرتے ہو اس پر اللہ ہی مدد کرے گا'' بیان کیا کہ پھر میں نے اپنا رخ دوسری طرف کرلیا اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔

کہا کہ پورا یقین تھا کہ میں بری ہوں اور اللہ تعالیٰ میری براءت ضرور کرے گا لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس کا وہم وگمان بھی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں ایسی وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی۔ میں اپنی حیثیت اس سے بہت کم تر سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں (قرآن مجید کی آیت) نازل فرمائے۔ البتہ مجھے اس کی توقع ضرور تھی کہ نبی اکرم ﷺ میرے متعلق کوئی خواب دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ میری براءت کردے گا۔ بیان کیا کہ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ ابھی اپنی اسی مجلس میں تشریف رکھتے تھے گھر والوں میں سے کوئی باہر نہ گیا تھا کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا اور وہی کیفیت آپ ﷺ پر طاری ہوئی تھی جو وحی کے نازل ہوتے ہوئے طاری ہوتی تھی یعنی آپ پسینے پسینے ہوگئے اور پسینہ موتیوں کی طرح آپ کے جسم اطہر سے ڈھلنے لگا حالانکہ سردی کے دن تھے۔ یہ کیفیت آپ پر اس وحی کی شدت کی وجہ سے طاری ہوتی تھی جو آپ پر نازل ہوتی تھی۔ بیان کیا کہ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ تبسم فرما رہے تھے اور سب سے پہلا کلمہ جو آپ کی زبان مبارک سے نکلا، یہ تھا: ''عائشہ! اللہ نے تمہیں بری قرار دیا ہے۔'' میری والدہ نے نے کہا کہ نبی ﷺ کے سامنے (آپ کا شکر ادا کرنے کے لیے) کھڑی ہوجاؤ۔ بیان کیا کہ میں نے کہا، اللہ کی قسم میں ہرگز آپ کے سامنے کھڑی نہیں ہوں گی اور اللہ پاک کے سوا اور کسی کی تعریف نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو آیت نازل کی تھی وہ یہ تھی کہ ''بے شک جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ تم میں سے ایک چھوٹا سا گروہ ہے'' مکمل دس آیتوں تک۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں میری برأت میں نازل کردیں تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو مسطح بن اثاثہ رضی اللہ عنہ کے اخراجات ان سے قرابت اور ان کی محتاجی کی وجہ سے خود اٹھایا

کرتے تھے انھوں نے ان کے متعلق کہا کہ اللہ کی قسم اب میں مسطح پر کبھی کچھ بھی خرچ نہیں کروں گا۔ اس نے عائشہ (رضی اللہ عنہا) پر کیسی کیسی تہمتیں لگا دی ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ''اور جو لوگ تم میں بزرگی اور وسعت والے ہیں، وہ قرابت والوں کو اور مسکینوں کو اور اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والوں کی مدد کرنے سے قسم نہ کھا بیٹھیں بلکہ چاہیے کہ ان کی لغزشوں کو معاف کرتے رہیں اور درگزر کرتے رہیں، کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہارے قصور معاف کرتا رہے، بے شک اللہ بڑا مغفرت والا، بڑا رحمت والا ہے۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: ہاں اللہ کی قسم! میری تو یہی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادے۔ چنانچہ مسطح رضی اللہ عنہ کو وہ پھر تمام اخرجات دینے لگے جو پہلے دیا کرتے تھے اور فرمایا کہ اللہ کی قسم اب کبھی ان کا خرچہ بند نہیں کروں گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے معاملہ میں پوچھا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''زینب! تم نے بھی کوئی چیز کبھی دیکھی ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے کان اور میری آنکھ کو رب سلامت رکھے، میں نے ان کے اندر خیر کے سوا اور کوئی چیز نہیں دیکھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں وہی ایک تھیں جو مجھ سے بھی اوپر رہنا چاہتی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے انہیں تہمت لگانے سے محفوظ رکھا۔ لیکن ان کی بہن حمنہ ان کے لیے لڑی اور تہمت لگانے والوں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہوگئی۔''

حدیث 7

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ

مُحْرِمَاتٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَإِذَا حَاذُوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابُهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا ، فَإِذَا جَاوَزُنَا كَشَفْنَا .))❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں تھیں اور قافلے ہمارے سامنے سے گزرتے تھے، جب وہ سامنے آتے تو ہم اپنی چادریں منہ پر لٹکا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو منہ کھول لیتیں۔''

حدیث 8

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلَكِنْ لِيَخْرُجْنَ وَهُنَّ تَفِلَاتٌ .))❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی بندیوں (عورتوں) کو اللہ کی مسجدوں (میں جانے) سے منع نہ کرو، لیکن انہیں زیب وزینت کے بغیر نکلنا چاہیے۔''

حدیث 9

((وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: حَمَلْتُ حَجَرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَمْشِي فَسَقَطَ عَنِّي ثَوْبِي ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً .))❸

---

❶ سنن ابوداؤد، كتاب المناسك، رقم :1833، سنن ابن ماجه، رقم : 2935، سنن دارقطني : 2/295، سنن الكبرىٰ للبيهقي : 5/48، صحيح ابن خزيمة : 2691۔ ابن خزیمہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، كتاب الصلاة، رقم :565۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

❸ سنن ابوداؤد، رقم :4016، صحيح مسلم، كتاب الحيض، رقم :341.

''اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ایک بار) ایک بھاری پتھر اٹھائے چلا جا رہا تھا کہ میرا کپڑا اتر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اپنے اوپر کپڑا لے لو اور برہنہ حالت میں مت چلو۔''

حدیث 10

((وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: احْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ؟ قَالَ: إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا . قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: اللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ .)) [1]

''اور بھز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے ستر کن سے چھپائیں اور کن کے لیے چھوڑ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ستر کو اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب سے چھپاؤ۔ (راوی کا بیان ہے کہ) میں نے پھر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگر ایک آدمی کے ساتھ کوئی دوسرا آدمی بھی ہو تو آپ نے فرمایا: حسب استطاعت کوشش کرو کہ اسے (ستر کو) کوئی نہ دیکھے۔ (راوی کا بیان ہے کہ) میں نے پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگر ہم میں سے کوئی اکیلا ہو (تو کیا ستر ننگا کر سکتا ہے)؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں سے زیادہ مستحق ہے کہ اس سے حیاء کی جائے۔''

[1] سنن ابو داؤد، كتاب الحمام، رقم: 4017۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

حدیث 11

((وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ أَبِیهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلٰی عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلٰی عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا یُفْضِی الرَّجُلُ إِلَی الرَّجُلِ فِی ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّلَا تُفْضِی الْمَرْأَةُ إِلَی الْمَرْأَةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ.)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو دیکھے اور کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ ہی کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔''

مرد کا ستر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝۳۰﴾ (النور: 30)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی!) آپ مومن مردوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ (عمل) ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں، بلاشبہ اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الحیض، رقم: 338، سنن ترمذی، کتاب الأدب، رقم: 2793، سنن ابو داؤد، رقم: 4018، سنن ابن ماجه، رقم: 661، سنن نسائی الکبریٰ، رقم: 9229/5، صحیح ابن حبان، رقم: 5574، صحیح ابن خزیمة، رقم: 72، مصنف ابن ابی شیبة: 106/1، مسند أبو یعلی: 1136.

حدیث 12

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا نِسَاؤُهُ .)) ❶

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ اگر مجھے اپنے اس معاملے کا پہلے علم ہو جاتا کہ جس کا مجھے تاخیر سے علم ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو صرف آپ کی بیویاں ہی غسل دیتیں۔''

حدیث 13

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا بَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ .)) ❷

''اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناف اور گھٹنے کے درمیان جو کچھ ہے ستر ہے۔''

حدیث 14

((وَعَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ ، فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ ، فَأَذِنَ لَهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى هَيْئَتِهِ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ يَسْتَاذِنُ ،

---

❶ سنن أبو داؤد، رقم : 3141، سنن ابن ماجه، رقم : 1464، تلخيص الحبير : 3/472۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ السنن الصغرى للبيهقى : 323، إرواء الغليل، رقم : 271، صحيح الجامع الصغير، رقم :5583.

فَـاَذِنَ لَــهُ وَرَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ عَـلَـى هَيْـئَتِــهِ ، وَجَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْـحَـابِـهِ ، فَأَذِنَ لَهُمْ ، وَجَاءَ عَلِيٌّ يَسْتَاذِنُ ، فَاَذِنَ لَهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَـلَـى هَيْـئَتِـهِ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، فَاسْتَاذَنَ ، فَتَـجَلَّلَ ثَوْبَهُ ، ثُمَّ اَذِنَ لَهُ ، فَتَحَدَّثُوْا سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوْا ، فَقُلْتُ : يَـارَسُـوْلُ الـلّٰـهِ ، دَخَلَ عَلَيْكَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَنَاسٌ مِنْ اَصْـحَـابِكَ وَاَنْـتَ عَـلَى هَيْئَتِكَ لَمْ تَحَرَّكْ ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ تَـجَـلَّـلْـتَ ثَـوْبَكَ فَـقَـالَ : اَلَا اَسْتَـحْـيِـىْ مِمَّنْ تَسْتَحْيِىْ مِنْـهُ الْمَلَائِكَةُ . "[1]

''اور حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں رانوں سے کپڑا ہٹا کر بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی، آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی اور آپ اسی حالت میں رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ نے بھی اندر آنے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دے دی، تب بھی آپ اسی حالت میں رہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی، آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی تو بھی آپ ویسے ہی رہے، پھر اور کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے تب بھی آپ اسی کیفیت میں رہے، لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور آپ نے اجازت چاہی تو آپ نے اپنی رانیں ڈھانپ لیں اور پھر انہیں اندر آنے کی اجازت دی۔ کچھ دیر گفتگو کرنے کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چلے گئے تو میں نے اس کی وجہ دریافت کی، تب آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا میں اس سے حیاء نہ کروں جس

[1] معجم كبير للطبرانی ، رقم :11656 ، معرفة السنن ولأثار للبيهقی : 3/ 252 ، مسند احمد : 6/ 288 .

سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔‘‘

عورت کا ستر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَ لَا یَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِهِنَّ ؕ وَ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِیْعًا اَیُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۱﴾ (النور: 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور آپ مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو (از خود) اس میں سے ظاہر ہو اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبان پر ڈالے رکھیں، اور اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ کریں، مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ دادا پر یا اپنے خاوند کے باپ دادا پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہروں کے بیٹوں (سوتیلے بیٹوں) پر یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر یا اپنے بھانجوں پر یا اپنی (مسلمان) عورتوں پر یا اپنے دائیں ہاتھ کی ملکیت (کنیزوں) پر یا عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے نوکر چاکر مردوں پر یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کے پردوں (کی چیزوں) سے واقف نہ ہوں اور وہ (عورتیں) اپنے پاؤں (زور زور سے) زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ اپنی جو زینت انھوں نے چھپا رکھی ہے وہ

(لوگوں کو) معلوم ہو جائے، اور اے مومنو! تم مجموعی طور پر اللہ سے توبہ کرو، تا کہ تم فلاح پاؤ۔''

حدیث 15

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُرْخِي شِبْرًا، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا، قَالَ: فَذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ.)) [1]

''اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے تہبند کا ذکر کیا تو انہوں نے عورت کے متعلق پوچھا کہ وہ اسے کس قدر لمبا کرے؟ آپ نے فرمایا: ایک بالشت لٹکا لے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس سے تو اس کے پاؤں ننگے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: ایک ہاتھ لٹکا لے اور اس سے زیادہ نہ کرے۔''

حدیث 16

((وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: يَا أَسْمَاءُ، إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ تَصْلُحْ أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا وَهٰذَا، وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ.)) [2]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ان کی بہن) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب اللباس، رقم: 4117۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن ابو داؤد، کتاب اللباس، رقم: 4104، صحیح الترغیب، رقم: 2045، صحیح الجامع الصغیر، رقم: 7847، المشکاۃ، رقم: 4372.

رسول اللہ ﷺ کے ہاں آئیں اور انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے اپنا منہ موڑ لیا اور ارشاد فرمایا: اے اسماء! جب لڑکی بالغ ہو جائے تو جائز نہیں کہ اس سے کچھ نظر آئے سوائے اس کے اور اس کے، اور آپ ﷺ نے (یہ کہتے ہوئے) اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔''

حدیث 17

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ ، فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت (مکمل) ستر ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکنے لگ جاتا ہے۔''

حدیث 18

((وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ بِعَبْدٍ كَانَ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا ، قَالَ: وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ ، إِذَا قَنَّعَتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا ، وَإِذَا غَطَّتْ بِهِ رِجْلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ مَا تَلْقَى قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكِ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكِ وَغُلَامُكِ .)) [2]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے

[1] سنن ترمذی، كتاب الرضاع، رقم: 1173، المشكاة، رقم: 3109، صحيح الترغيب، رقم: 346، صحيح الجامع الصغير، رقم: 6690.

[2] سنن ابوداؤد، كتاب اللباس، رقم: 4106، سلسلة الصحيحة، رقم: 2868.

لیے ایک غلام جو آپ نے ان کو ہبہ کیا تھا، لے کر آئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایسا کپڑا تھا کہ وہ اگر اسے سر پر لپیٹتیں تو ان کے پاؤں تک نہ پہنچتا تھا اور اگر پاؤں کو چھپاتیں تو سر پر نہ رہتا تھا۔ پس جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس الجھن کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: تمہارے لیے کوئی حرج کی بات نہیں، تمہارے سامنے صرف تمہارے والد ہیں اور تمہارا غلام ہے۔''

حدیث 19

((وَعَـنْ عَـمْـرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: لَيْـسَ مِـنَّـا مَـنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا ، لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارَى .))[1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کے علاوہ دوسروں کی مشابہت کی وہ ہم میں سے نہیں، (لہٰذا) نہ تم یہود کی مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ کی۔''

حدیث 20

((وَعَـنْ اَبِـيعُـثْـمَـانَ قَالَ: كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيجَانَ: يَا عُتْبَةُ بْـنَ فَـرْقَدٍ! اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اَبِيكَ وَلَا مِنْ كَدِّ اُمِّكَ ، فَـاَشْبِـعِ الْـمُـسْـلِـمِـيـنَ فِيْ رِحَالِهِمْ ، مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِيْ رَحْلِكَ ، وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ ، وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ ، وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ

[1] سنن ترمذی، کتاب الاستئذان والأداب، رقم : 2695، السلسلة الصحيحة، رقم : 2194، صحيح الجامع الصغير، رقم :9565، صحيح الترغيب، رقم :2723.

فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيرِ، قَالَ إِلَّا هٰكَذَا، وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا، قَالَ زُهَيْرٌ: قَالَ عَاصِمٌ: هٰذَا فِي الْكِتَابِ قَالَ: وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِصْبَعَيْهِ.)) [1]

''اور جناب ابو عثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم آذر بائیجان میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا، اے عتبہ بن فرقد! صورت حال یہ ہے کہ تیرے پاس جو مال ہے، وہ تیری محنت ومشقت کا نتیجہ نہیں ہے، نہ تیرے باپ کی محنت کی کمائی ہے اور نہ تیری ماں کی محنت کا ثمرہ ہے، اس لیے مسلمانوں کا ان کے گھروں میں اس سے سیر کرو، جس سے تم اپنے گھر میں سیر ہوتے ہو اور اپنے آپ کو عیش وعشریت، مشرکوں کے لباس اور شکل وصورت اور ریشم کے لباس سے بچاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ریشمی لباس سے منع فرمایا ہے، مگر اتنی مقدار سے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے اپنی دو انگلیاں، درمیان انگلی اور شہادت کی انگلی دونوں ملا کر بلند کیں، (ظاہر کیں) عاصم نے کہا، یہ خط میں موجود ہے اور زہیر نے اپنی دونوں انگلیاں بلند کیں۔

عریانی والا لباس ممنوع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾﴾

(النور: 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جو لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان لانے

[1] صحیح مسلم، کتاب اللباس، رقم: 5411.

والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

حدیث 21

((وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ، مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ، كَمْ مِنْ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، کیسی کیسی بلائیں اس رات میں نازل ہو رہی ہیں اور کیا کیا رحمتیں اس کے خزانوں سے اتر رہی ہیں۔ کوئی ہے جو ان حجرہ والیوں کو بیدار کر دے۔ دیکھو بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی (یعنی جو عورتیں باریک کپڑے پہن کر غیروں کو اپنا جسم دکھاتی پھرتی ہیں انہیں روز قیامت یہ سزا دی جائے گی کہ وہ ساری مخلوق کے سامنے ننگی ہوں گی)۔''

شہرت کا لباس ممنوع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ﴾ (البينة : 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور انھیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس حال میں کہ اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے۔''

[1] صحيح بخاری، كتاب اللباس، رقم: 5844.

حدیث 22

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ يَرْفَعُهُ قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ .)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائیں گے۔''

حدیث 23

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ أَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ الْأَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جا رہا تھا کہ وہ اپنے بالوں اور کپڑوں پر اترایا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا، اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔''

حدیث 24

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي، مَنْ نَازَعَنِي

---

[1] سنن ابن ماجه، رقم: 3606، سنن ابؤداود، رقم: 4029، مسند احمد، رقم: 139/2.

[2] صحيح مسلم، كتاب اللباس، رقم: 2088.

وَاحِدًا مِّنْهُمَا، قَذَفْتُ فِي النَّارِ .))❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں جس میں آپ ﷺ اپنے رب تعالیٰ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بڑائی میری چادر ہے اور عظمت میرا ازار ہے، جو کوئی ان میں سے ایک بھی مجھ سے کھینچے گا میں اسے جہنم میں پھینکوں گا۔''

حدیث 25

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا، مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ أَوْ مَخِيْلَةٌ .))❷

''اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ، پیو، صدقہ کرو اور لباس پہنو، لیکن اسراف (فضول خرچی) اور تکبر سے بچو۔''

حدیث 26

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُلْ مَا شِئْتَ، وَالْبَسْ مَا شِئْتَ، مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ: سَرَفٌ أَوْ مَخِيْلَةٌ .))❸

''اور حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخیلی سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخیلی نے ہلاک کر دیا تھا۔''

---

❶ مسند احمد: 414/2، سلسلة الصحيحة، رقم: 541 .
❷ سنن ابن ماجه، كتاب اللباس، رقم: 3605، صحيح الترغيب، رقم: 2145 .
❸ صحيح بخاري، كتاب اللباس، قبل رقم: 5783 معلقاً .

لباس میں تواضع

حدیث 27

((وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَلَ الْكَرَامَةِ .)) [1]

''اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تواضع اختیار کرتے ہوئے خوبصورت کپڑا پہننا چھوڑ دیا حالانکہ وہ اس کی طاقت رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت کا لباس پہنائیں گے۔''

حدیث 28

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ .)) [2]

''اور اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ تکیہ جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے، چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔''

---

[1] سنن ابو داؤد، رقم: 4778، شعب الایمان للبیهقی: 8304، صحیح الترغیب، کتاب اللباس والزینة، رقم: 2073.

[2] صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، رقم: 5447.

لباس صاف ستھرا ہو

حدیث 29

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ، فَقَالَ: أَمَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ؟ وَرَأَى رَجُلًا آخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: أَمَا كَانَ هٰذَا يَجِدُ مَاءً يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ؟)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے بکھرے سے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اسے کوئی چیز نہیں ملتی کہ اس سے اپنے بالوں کو سنوار لے۔ اور آپ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس کے کپڑے میلے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اسے پانی نہیں ملا کہ اس سے اپنے کپڑے دھو لیتا۔''

حدیث 30

((وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي ثَوْبٍ دُونٍ، فَقَالَ: أَلَكَ مَالٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ أَيِّ الْمَالِ، قَالَ: قَدْ آتَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، قَالَ: فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهِ.)) [2]

---

[1] سنن أبو داؤد، كتاب اللباس، رقم: 4062، سنن نسائی، رقم: 5236، صحيح الجامع الصغير، رقم: 1333، السلسلة الصحيحة، رقم: 493.

[2] سنن ابو داؤد، كتاب اللباس، رقم: 4063، غاية المرام: 75، صحيح الجامع الصغير، رقم: 254، المشكاة، رقم: 4352.

''اور ابو الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے گھٹیا کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ آپ نے پوچھا کس قسم کا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام ہر طرح کا مال عنایت فرمایا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: جب اللہ نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت اور احسان کا اثر تجھ پر نظر آنا چاہیے۔''

گھر اور لباس میں تصاویر نہ رکھیں

حدیث 31

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ قَالَ: مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ؟ فَقَالَتْ: اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَقَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں کچھ تصاویر بنی ہوئی تھیں، جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر نہ آئے۔ میں آپ کے چہرے سے

[1] صحیح البخاری، کتاب اللباس، رقم: 5961.

ناراضگی پہچان گئی اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں اللہ سے اور اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ہی اسے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر ٹیک لگائیں۔ آپ نے فرمایا: ان تصاویر کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اب اس میں جان بھی ڈالو اور آپ نے فرمایا: جس گھر میں تصاویر ہوتی ہیں اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔''

حدیث 32

((وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا. فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ.)) [1]

''اور سعید بن ابی حسن نے کہا میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص ان کے پاس آیا، اور کہا، اے ابوعباس! میں ان لوگوں میں سے ہوں، جن کی روزی اپنے ہاتھ کی صنعت پر موقوف ہے اور میں یہ مورتیں بناتا ہوں۔ ابن

[1] صحيح بخاری، كتاب البيوع، رقم 2225.

عباس رضی اللہ عنہما نے اس پر فرمایا کہ میں تمہیں صرف وہی بات بتلاؤں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا تھا: ''جس نے بھی کوئی مورت بنائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک عذاب کرتا رہے گا جب تک وہ شخص اپنی مورت میں جان نہ ڈال دے اور وہ کبھی اس میں جان نہیں ڈال سکتا'' (یہ سن کر) اس شخص کا سانس چڑھ گیا اور چہرہ زرد پڑ گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ افسوس! اگر تم مورتیں بنانا ہی چاہتے ہو تو ان درختوں کی اور ہر اس چیز کی جس میں جان نہیں ہے بنا سکتے ہو۔''

حرام چمڑے کا لباس پہننا

حدیث 33

((وَعَنْ خَالِدٍ قَالَ: وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِى كَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِى أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِى سُفْيَانَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ: أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ؟ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَتَرَاهَا مُصِيبَةً؟ قَالَ لَهُ: وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِى حِجْرِهِ فَقَالَ: هَذَا مِنِّى وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ؟ فَقَالَ الْأَسَدِيُّ: جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: فَقَالَ الْمِقْدَامُ، أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغَيِّظَكَ وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ! ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاوِيَةُ، إِنَّ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِى، وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِى، قَالَ: أَفْعَلُ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ

اللّٰهِ ﷺ نَهـى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَـلْ تَـعْـلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَـى عَـنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالـرُّكُـوبِ عَـلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ هٰذَا كُلَّهُ فِـي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُو مِنْكَ يَـا مِـقْـدَامُ، قَالَ خَالِدٌ: فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ، وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ، فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ فِي أَصْحَابِهِ، قَالَ: وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: أَمَّـا الْـمِـقْـدَامُ فَـرَجُـلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ، وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ .)) [1]

’’اور جناب خالد بن معدان سے روایت ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب، عمرو بن اسود اور قبیلہ بنواسد کا ایک آدمی جو اہل قنسرین میں سے تھا، حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے۔ معاویہ نے مقدام سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں؟ تو مقدام نے ”اِنَّـا لِـلّٰـهِ وَاِنَّا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ“ پڑھا۔ تو ایک آدمی نے ان سے کہا: کیا تم اس کو مصیبت سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں ان کی وفات کو مصیبت کیوں نہ سمجھوں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی گود میں بٹھایا تھا اور کہا تھا: یہ (حسن) مجھ سے ہے اور حسین علی سے! اسدی آدمی نے کہا: دہکتا کوئلہ تھا جسے اللہ عزوجل نے بجھا دیا۔ مقدام نے کہا: مگر (میں تو ایسی بات نہیں کہتا جو اس اسدی نے کہی ہے) میں آج تمہیں غصہ دلا کے رہوں گا اور وہ کچھ سناؤں گا جو تمہیں برا لگے۔ پھر کہا: اے معاویہ! اگر میں سچ کہوں تو میری تصدیق کرنا اور اگر غلط کہوں تو تردید

[1] سنن ابو داؤد، کتاب اللباس، رقم: 4131۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

کر دینا۔ معاویہ نے کہا: ایسے ہی کروں گا۔ مقدام نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ کہا ہاں۔ مقدام نے پھر کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تمہیں خبر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے روکا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ حضرت مقدام نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سوار ہونے سے روکا ہے؟ کہا: ہاں۔ مقدام نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ سب کچھ تمہارے گھر میں دیکھا ہے اے معاویہ! اس پر معاویہ نے کہا: اے مقدام! مجھے معلوم تھا کہ میں تجھ سے ہرگز نہیں بچ سکوں گا۔ خالد بن معدان نے بیان کیا کہ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقدام کے لیے اس قدر انعام کا حکم دیا جو اس کے دوسرے دو ساتھیوں کے لیے نہیں تھا اور ان کے بیٹے کے لیے دو سو والوں میں حصہ مقرر کر دیا۔ چنانچہ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔ مگر اسدی نے جو وصول کیا اس میں سے کسی کو کچھ نہ دیا۔ معاویہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا: مقدام کھلے ہاتھ کے سخی آدمی ہیں اور اسدی اپنے مال کی خوب حفاظت کرنے والا ہے۔"

حدیث 34

((وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَیَكُوْنُ رِجَالٌ مِنْ اُمَّتِیْ یَاْكُلُوْنَ اَلْوَانَ الطَّعَامِ، وَیَشْرَبُوْنَ اَلْوَانَ الشَّرَابِ، وَیَلْبَسُوْنَ اَلْوَانَ الثِّیَابِ، وَیَتَشَدَّقُوْنَ بِالْكَلَامِ فَاُولٰئِكَ شِرَارُ اُمَّتِیْ.)) [1]

[1] معجم اوسط للطبرانی: 2351، شعب الایمان للبیهقی: 5/ 33، صحیح الجامع الصغیر، رقم: 3663، صحیح الترغیب والترهیب، رقم: 2148، السلسلة الصحیحة، رقم: 1891.

''اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں سے کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو انواع و اقسام کے کھانے کھائیں گے، انواع و اقسام کے مشروبات پئیں گے، انواع و اقسام کے لباس پہنیں گے اور غیر محتاط کلام کریں گے، (یاد رکھو کہ) یہ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے۔''[1]

ریشمی لباس صرف عورتوں کے لیے ہے

حدیث 35

((وَعَنْ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ یَقُولُ: إِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ حَرِیرًا فَجَعَلَهُ فِی یَمِینِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِی شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَیْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِی.))[1]

''اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا پکڑ کر ارشاد فرمایا: یقیناً یہ دونوں اشیاء میری امت کے مردوں پر حرام ہیں (معلوم ہوا کہ یہ اشیاء صرف مردوں کے لیے حرام ہیں عورتوں کے لیے نہیں، وہ انہیں پہن سکتی ہیں)۔''

مرد حضرات شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھیں

حدیث 36

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَا أَسْفَلَ مِنَ

---

[1] سنن ابو داؤد، کتاب اللباس، رقم: 4057، سنن نسائی، رقم: 5145، سنن ابن ماجه، رقم: 5995، صحیح ابن حبان: 1465۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِى النَّارِ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہبند کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو وہ جہنم میں ہوگا۔''

حدیث 37

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند گھسیٹتا ہوا چلے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کریں گے۔''

جوتے پہننا

حدیث 38

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: أَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ .)) [3]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا: جوتے خوب پہنا کرو، بلاشبہ آدمی جب تک جوتا پہنے ہو تو (گویا) وہ سوار ہوتا ہے۔''

---

1. صحیح بخاری، کتاب اللباس، رقم: 5787.
2. صحیح البخاری، کتاب اللباس، رقم: 5784.
3. سنن ابوداؤد، کتاب اللباس، رقم: 4133، سلسلة الصحيحة، رقم: 345.

نیا لباس پہننے کی دعائیں

حدیث 39

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى كَسَانِى هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّى وَلَا قُوَّةٍ: غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ .)) [1]

''اور جناب سہل اپنے والد معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کوئی کپڑا پہنا اور پھر کہا: ''**الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى كَسَانِى هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّى وَلَا قُوَّةٍ**'' ''ہر طرح کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے میری ذاتی قوت و طاقت کے بغیر یہ عطا کیا۔'' تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔''

حدیث 40

((وَعَنْ أَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ: إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً ، ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ ، وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّهِ ، وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ ، قَالَ

[1] سنن ابوداؤد، كتاب اللباس ، رقم : 4023، سنن دارمی ، رقم : 2623، مستدرك حاكم : 1/507- محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

أَبُـو نَضْرَةَ: فَـكَـانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا لَبِـسَ أَحَـدُهُـمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهُ تُبْلَى وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالَى .)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نیا لباس پہنتے تو اس کا نام لیتے اور یہ دعا پڑھتے: ''اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ، وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ، وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ'' اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے لیے ہی ہے تو نے ہی مجھے یہ پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی کی پناہ مانگتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے''۔ ابونضرہ نے کہا: نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اسے یوں دعا دی جاتی: ''تُبْلَى وَيُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالَى'' اللہ کریم اسے خوب (استعمال کر کے) پرانا کرو اور اللہ اس کے بعد اور بھی عنایت فرمائے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] سنن ابو داؤد، كتاب اللباس، رقم: 4020، سنن ترمذی، رقم: 1822۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔